یہ سب کیا ہے؟

سیاست کو جوتے کی نوک پر ٹھکرا چکا

12 ربیع الاول و کرسمس ڈے کو ایک جیسی اہمیت حاصل ہے

طاہر القادری

پنی تمام مساجد کے دروازے مسیحی عوام کیلئے کھول دیئے، یہاں آ کر عبادت کر سکتے ہیں: سرپرست تحریک منہاج القرآن ڈھول باجا بجانے والے مسیحیوں کو محفل سماع میں آنے کی دعوت

قادری صاحب کی زیارت کیلئے ملتان سے آیا، اینڈریو فرانسس، دونوں مذاہب میں ڈائیلاگ ہونا چاہیے: رفیق عباسی، غزالہ قادری و دیگر کا ادارہ منہاج القرآن میں کرسمس کیک کاٹنے کی تقریب سے خطاب

حضرت علامہ **فریاد علی قادری** دام ظلہ

محلہ چمڑا منڈی قبرستان روڈ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

شمس اد احمد مجددی چوہدری

چوں کفر از کعبہ بر خیزد

کجا ماند مسلمانی

(جب کعبے سے کفر برسنے لگے تو مسلمانی کیسے باقی رہ سکتی ہے؟)

مصنف

حضرت علامہ فریاد علی قادری

دام ظلہ

محلہ چڑامنڈی قبرستان روڈ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

یہ سب کیا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ یا حبیب اللہ

(1)۔عیسائیوں کے ہم خیال

(۱)۔ڈاکٹر طاہر القادری صاحب فرماتے ہیں کہ: 12 ربیع الاول اور کرسمس ڈے کو ایک جیسی اہمیت حاصل ہے(Web.www.Minhaj.Org،ڈیلی انصاف 3 جنوری 2006ء)۔

(۲)۔ڈاکٹر صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ: یہودی،عیسائی اور مسلمان تینوں ایک اللہ کو ماننے والے ہیں یہ تینوں ایمان والوں میں شامل ہیں (بحوالہ اسلام اور وارثِ مسیحیت صفحہ ۱۷)۔

(۳)۔ڈاکٹر طاہر القادری صاحب عیسائیوں کے ساتھ بھی ہم آہنگ ہیں اور ان کا کرسمس ڈے مناتے ہیں۔ماہنامہ منہاج القرآن میں لکھا ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے کانفرنس ہال میں پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے قرآن پاک اور بائیبل مقدس کی تلاوت سے ہوا۔تحریک منہاج القرآن کے نائب امیر بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔اس کے بعد شاہین مہدی اور منیر بھٹی نے کرسمس کے گیت گائے اور مسیحی برادری کی نظمیں پڑھیں۔ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش منانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے (ماہنامہ منہاج القرآن فروری 2008 صفحہ 73)۔

(۴)۔عیسائیوں کو اپنی مسجد میں عیسائیوں والی عبادت کرنے کی اجازت دیتے ہیں (ماہنامہ مذکور)۔

(۵)۔امریکی بائیوگرافیکل انسٹی ٹیوٹ نے ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کو بیسویں صدی کی نمایاں شخصیت قرار دیا........ بشپ آف ملتان ڈاکٹر اینڈریو فرانس نے کیتھولک چرچ کی طرف سے قیامِ امن اور مذہبی ہم آہنگی کے فروغ کی خدمات کے اعتراف میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو امن ایوارڈ 2006ء پیش کیا (ماہنامہ منہاج القرآن فروری 2006ء صفحہ 65,66)۔

امریکی پادری 11 ستمبر کو قرآن پاک جلانے کا پروگرام بنا کر قرآن کی بے ادبی اور اس سے عداوت کا کھلا ثبوت فراہم کر چکے ہیں مگر قرآن کے یہی دشمن طاہر القادری کو نمایاں شخصیت قرار دے رہے ہیں۔خود ہی سوچیے، ہم کچھ عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

نوٹ: کرسمس ڈے منانا، بائیبل پڑھنا اور کرسمس ڈے کو اپنا ایمان سمجھنا خالص عیسائیوں کا شعار ہے۔ نجران کے جن عیسائیوں نے مسجد نبوی میں عبادت کی تھی انہیں نبی کریم ﷺ نے اجازت نہیں دی تھی بلکہ عیسائیوں نے اپنی عبادت کا وقت آنے پر خود عبادت شروع کردی تھی۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ اسی طرح ہے جس طرح بخاری شریف میں ہے کہ مسجد نبوی میں اس زمانے میں کتے آیا جایا کرتے تھے (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۸۵)۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح ایک دیہاتی نے مسجد نبوی شریف میں پیشاب کرنا شروع کردیا تو حضور نے فرمایا اسے نہ روکو، بعد میں اس دیہاتی کو سمجھا دیا (نور العرفان صفحہ ۸۷)۔

سلمان رشدی کو برطانیہ سے خطاب ملے تو وہ دشمن دین وملت اور اگر ڈاکٹر صاحب کو خطاب ملے تو یہ امن کے پیامبر۔ ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ بے نظیر بھٹو کو بھی امریکہ سے اعلیٰ ترین اعزاز دیا گیا ہے (روزنامہ ایکسپریس 26 ستمبر 2009ء)۔ اسلامی دنیا کی حکمت تدبر اور مہارت کے ساتھ نمائندگی کرنے والوں میں محترمہ بے نظیر بھٹو کا نام بلاشبہ نمایاں ہے (ماہنامہ منہاج القرآن جنوری 2008ء)۔

آج مسلمانوں کا بچہ بچہ اس بات سے آگاہ ہے کہ اس وقت اسلام کے خلاف دنیا میں سب سے بڑا فتنہ مغرب ہے۔ مجدد نے سرفہرست سب سے بڑے فتنوں کی سرکوبی کرنا ہوتی ہے۔ جو شخص مغرب جیسے سب سے بڑے فتنے کا تدارک کرنے کی بجائے اس کا ہم خیال ہو، گانا بجانا، ماڈلنگ، رقص، کرسمس ڈے، عیسائیوں کا مسجد میں عبادت کرنا وغیرہ جائز قرار دیتا ہو، وہ کون ہوا؟

(2)۔ قادیانیوں جیسی حرکتیں

(ا)۔ ڈاکٹر صاحب کے ایک ساتھی نے 2000ء میں ڈاکٹر صاحب کو وقت کا مجدد الفِ ثانی، شاہ ولی اللہ، ابنِ جوزی، شیخ عبدالقادر جیلانی، رازی، غزالی، اویس، ابوبکر، عمر، عثمان قرار دیا اور کہا کہ علمی مقام میں طاہر القادری کسی بھی محدث دہلوی سے کم نہیں۔ یہاں تک فرمایا کہ: میرا طاہر وقت کا موسیٰ بھی ہے جو فرعون کو للکارتا ہے، میرا طاہر وقت کا عیسیٰ بھی ہے جو مردہ دلوں میں روح پھونکتا ہے، وہ وقت کا داؤد بھی ہے جو نعتِ توحید سے کافروں کو للکارتا ہے (منہاج القرآن ستمبر 2003ء)۔ انکے اسی ساتھی نے 1995ء کی تقریر میں فرمایا: باقی سارے علماء، پیر فریبی اور دجال و مکار ہیں (ماہنامہ منہاج القرآن ستمبر 2003ء)۔ یہ سب باتیں ڈاکٹر صاحب کے نزدیک فسٹ ڈویژن میں پاس تھیں لیکن جب بھی مقرر کسی وجہ سے منہاج القرآن کو الوداع کہہ کر اسکے مخالف ہو

گئے تو اب آٹھ سال کے بعد ان کی مخالفت میں کہا گیا کہ ''استغفر اللہ العظیم، ادارہ اس الزام ومبالغہ آرائی سے برأت اور لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے''۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر منہاجی کے دماغ میں یہی بات فٹ کردی گئی ہے کہ یہی وقت کا سب کچھ ہے اور باقی علماء و پیر سب فریبی اور دجال ہیں۔

مرزا قادیانی بھی اپنے بارے میں یہی لکھتا ہے کہ: میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں یعنی بروزی طور پر (حقیقۃ الوحی صفحہ 521)۔

(۲)۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت میں ماموریت مقصود تھی۔ اللہ نے انہیں خود اپنی مرضی سے منتخب فرمایا (حاصل السیف الجلی صفحہ ۹)۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے روحانی طور پر شیعہ مذہب کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ کی طرف سے کرم ہوا کہ یہ باطل فرقہ ہے اور انکا یہ عقیدہ کہ امام مامور من اللہ ہوتے ہیں، یہ ختم نبوت کے خلاف ہے (الانتباہ فی سلاسل الاولیاء صفحہ ۴)۔

(۳)۔ ماہنامہ منہاج القرآن میں چھپنے والے ایک مضمون کا عنوان ملاحظہ فرمایئے:

''بین المذاہب ہم آہنگی کے پیامبر اور سفیر امن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری''۔

اسی شمارے میں ''مرضِ امت کا مسیحا'' کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم پیامبروں کو انسانیت کے شعور کو جلا بخشنے کا فریضہ سونپا۔ ہر نبی اور ہر رسول نے اپنے اپنے زمانے میں اس مقصدِ جلیلہ کو اپنے رب کی رضا کے عین مطابق نبھایا (ماہنامہ منہاج القرآن فروری 2008)۔

ڈاکٹر صاحب بھی پیامبر ہوں اور ہر نبی اور ہر رسول بھی پیامبر ہو تو نتیجہ کیا نکلا؟ اتنے بڑے بڑے القاب، اس قدر مبالغہ اور غلو جس سے دعوائے نبوت کا واضح ایہام ہو رہا ہو کم از کم کسی با ادب اور محتاط بندۂ خدا کو زیب نہیں دیتا۔

(3)۔ ڈاکٹر صاحب غالی رافضی ہیں

(۱)۔ اہل سنت اور شیعہ کے درمیان سب سے پہلا اور بنیادی اختلاف جس سے دونوں کی راہیں پہلی بار جدا جدا ہوئیں، یہ ہے کہ شیعہ نے خلافت کو ظاہری اور باطنی دو حصوں میں تقسیم قرار دیا۔ شیعہ مذہب کے عقائد کی کتابوں میں اس مذہب کے پانچ بنیادی عقائد لکھے ہیں۔ توحید، عدل، رسالت، امامت، قیامت۔ بنیادی ترین اختلاف امامت پر ہے جس کے بارے میں شیعہ کی کتابوں سے حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

شیعہ کی کتاب امامت وملوکیت میں لکھا ہے کہ: شیعانِ علی کے مسلک میں حضور رسالت مآب کے بعد قیادت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی چنانچہ سیاسی قیادت مخصوص طریقے کار سے حضرت ابوبکر نے سنبھال لی جس کو جمہوریت کا نام دیا گیا اور دینی قیادت حضرت علی علیہ السلام کو حاصل تھی کیونکہ دینی قیادت کا عہدہ جمہوری طرزِ عمل سے نہیں ملا کرتا بلکہ یہ خدائی عہدہ ہے وہ جس کو چاہے دے دیتا ہے اور اس کی اہلیت کا اندازہ بھی سوائے خدا کے کسی کو نہیں ہوسکتا پس دینی قیادت یعنی امامتِ حقہ کی تعیین امت کے اختیار میں نہیں کہ جسے چاہے چن لے بلکہ جس طرح خدا اپنے اختیار وعلم سے نبی کو نامزد کرتا ہے اسی طرح وہ اپنے علم واختیار سے خلیفہ نبی اور امامِ امت کو نامزد کرتا ہے جس کا اعلان واظہار رسول کے ذمہ ہوتا ہے اور حضرت علی کی امامت وخلافت کا اعلان حضرت رسالت مآب نے حجۃ الوداع سے واپسی پر اپنے خطبہ غدیریہ میں ایک لاکھ سے زیادہ حاجیوں کے مجمع میں فرمایا تھا (امامت وملوکیت در جواب خلافت وملوکیت صفحہ ۱۶۶، ۱۶۷)۔

یہی باتیں اصل واصولِ شیعہ اردو صفحہ ۱۰۱۔۱۰۲، تحفۃ العوام صفحہ ۳۵ اور اتحادِ امت صفحہ ۴۰ پر موجود ہیں اور شیعہ عقائد کی ہر کتاب یہی وضاحت کرتی ہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری صاحب بھی یہی لکھتے ہیں کہ: سیاسی وراثت کے فردِ اول حضرت ابو بکر صدیق ﷺ ہوئے، روحانی وراثت کے فردِ اول حضرت علی المرتضٰی ﷺ ہوئے .... خلافت ظاہری دینِ اسلام کا سیاسی منصب ہے، خلافتِ باطنی خالصتاً روحانی منصب ہے۔ خلافتِ ظاہری انتخابی وشورائی امر ہے، خلافت باطنی محض وہبی واجتبائی امر ہے۔ خلفیہ ظاہری کا تقرر عوام کے چناؤ سے عمل میں آتا ہے، خلیفہ باطنی کا تقرر خدا کے چناؤ سے عمل میں آتا ہے...... خلافت میں جمہوریت مطلوب تھی اس لیے حضور ﷺ نے اسکا اعلان نہیں فرمایا، ولایت میں مامورریت مقصود تھی اسلیے حضور ﷺ نے وادیٔ غدیر کے مقام پر اسکا اعلان فرمایا۔ حضور ﷺ نے امت کیلئے خلیفہ کا انتخاب عوام کی مرضی پر چھوڑ دیا، مگر ولی کا انتخاب اللہ کی مرضی سے خود فرمایا...... خلافت افراد کو عادل بناتی ہے، ولایت افراد کو کامل بناتی ہے۔ خلافت کا دائرہ فرش تک ہے، ولایت کا دائرہ عرش تک ہے (السیف الجلی صفحہ 8، 9)۔ بالکل یہی عبارت ڈاکٹر صاحب کی کتاب القول المعتبر فی الامام المنتظر کے مقدمے میں بھی موجود ہے۔ اہلِ علم حضرات موازنہ کرلیں، کیا ڈاکٹر صاحب سو فیصد رافضی نہیں؟

(۲)۔ ڈاکٹر صاحب نے شیعوں کے امام باڑے میں جا کر تقریر فرمائی اور کہا: شیعہ سنی بھائی بھائی ہیں اصل جھگڑا خوارج کا ہے (سی ڈی)۔ حالانکہ احادیث میں صرف دو نہیں بلکہ تین اہم فرقوں کا

ذکر تفصیل سے ملتا ہے۔ ایک بغضِ علی والے، دوسرے محبت میں غالی اور تیسرے معتدل طبقہ (مسندِ احمد جلد ا صفحہ ۲۰۰، السنن الکبریٰ للنسائی جلد ۵ صفحہ ۱۳۷، مشکوٰۃ صفحہ ۵۶۵، نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۲۷)۔

(۳)۔ منہاج القرآن کی 2007، 2009ء کی ڈائریاں ملاحظہ فرمایئے۔ جنہیں کبھی تحریک منہاج القرآن اور کبھی منہاج ویلفیر فاؤنڈیشن نے چھاپا ہے۔ ان میں پورے سال کے اہم دنوں کا ذکر ایک ہی صفحہ پر ہے۔

ان ڈائریوں میں پہلے تین خلفاءِ راشدین اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے یوم پیدائش یا وفات کا ذکر نہیں ہے جبکہ باقی اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کا ذکرِ خیر موجود ہے بلکہ یوم مزدور اور کرسمس ڈے تک مذکور ہے۔ اصل ڈائریاں ہمارے پاس محفوظ ہیں بلکہ منہاج القرآن کے سیل سینٹروں پر دستیاب ہیں۔ یہ ڈائریاں بتا رہی ہیں کہ ادارہ منہاج القرآن بنیادی طور پر ایک تقیہ باز رافضی ادارہ ہے۔

(۴)۔ ڈاکٹر صاحب کا ادارہ عورتوں کا ایک ماہنامہ نکالتا ہے جس کا نام "دخترانِ اسلام" ہے۔ اس میں ابھی ابھی اگست 2010ء کے شمارے میں کسی خاتون کا ایک مضمون شائع ہوا ہے، اس مضمون میں یہ الفاظ موجود ہیں: آج بھی شیطان کے جماعتی اسلام اور مسلمانوں پر وار کر رہے ہیں۔ آج ہمارے گھر، بازار، سکول، مساجد حتی کہ ہماری عزتیں محفوظ نہیں۔ مگر حضور سرورِ کائنات ﷺ کے چاہنے والے، علی حیدرِ کرار کو مولا ماننے والے اور حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کا ماتم کرنے والے شیطانی قوتوں سے برسر پیکار ہیں (ماہنامہ دخترانِ اسلام اگست 2010 صفحہ ۳۶)۔

ہمیں اپنے بعض دوستوں پر حیرت ہے جنہیں اب بھی اس تحریک کے رافضی تحریک ہونے کا یقین نہیں آ رہا۔ بے چارے بھولے لوگ انکی چٹ پٹی تقاریر کے فریب میں پھنس چکے ہیں۔

(۵)۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک خطاب میں فرمایا ہے کہ "سیدنا امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، اب ایک نکتہ اور بتا دوں، جنت میں ہر شخص جوان ہوگا اور یہ ہر جنتی کے سردار ہیں"۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ "آپ سمجھ گئے ناں؟" لوگوں نے ہائے ہائے کردی اور ایک شخص کی آواز آئی "ہور رہ کی گیا اے پچھے"۔

ڈاکٹر صاحب کے مذکورہ بالا الفاظ بالکل رافضیت ہیں۔ جناب کو یہ حدیث بھی سامنے رکھنی چاہیے تھی کہ ابوبکر و عمر جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں (ترمذی حدیث نمبر ۳۶۶۵، ۳۶۶۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۹۵، مسندِ احمد حدیث نمبر ۶۰۲) الحدیث صحیح۔ دونوں حدیثوں سے واضح

ہوتا ہے کہ یہاں جنت کے اندر جا کر جوان ہونے کی بات ہی نہیں ہو رہی بلکہ شارحین نے وضاحت سے لکھ دیا ہے کہ اس میں موت کے وقت بڑھاپے یا جوانی کی بات ہو رہی ہے۔

(۶)۔اسکے علاوہ ڈاکٹر صاحب کے پاس رافضیوں والی علامات اور تحقیقات بھی کثرت سے ہیں۔ مثلاً مرج البحرین اور اللؤلؤ والمرجان کی رافضیانہ تفسیر کرنا، محبت اہل بیت کے ساتھ ساتھ محبت صحابہ کی بات نہ کرنا، نہج البلاغہ کو تمام صوفیاء کی پسندیدہ کتاب قرار دینا، یہ رافضیانہ خطاب کہ سیدہ سکینہ نے میدانِ کربلا میں گھوڑے کے پاؤں پکڑ لیے، یہ کہنا کہ امام حسین ؓ کے سارے بال میدانِ کربلا میں سفید ہو گئے، غم حسین میں زبردستی کا رونا عبادت ثابت کرنے کے لیے رقاق والی احادیث اور بکاء علی المیت والی احادیث فٹ کرنا، امام باڑوں میں جا کر رافضیانہ تقریریں کرنا، ان کے شاگردوں کا امام باڑوں میں جا کر صحابہ کو گالیاں دینا، ان کے ماہنامہ دخترانِ اسلام کے تازہ ترین شمارے میں لکھا ہونا کہ: حضور سرورِ کائنات ﷺ کے چاہنے والے، علی حیدرِ کرار کو مولا ماننے والے اور حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کا ماتم کرنے والے شیطانی قوتوں سے برسرِ پیکار ہیں (ماہنامہ دخترانِ اسلام اگست 2010ء صفحہ ۳۶)۔

(۷)۔ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں: جھگڑا شیعہ سنی میں نہیں بلکہ اصل جھگڑا خارجیت کا ہے (سی ڈی)۔ ''جیہڑا ملاں ملواناں شیعہ سنی نوں دو کرے اوس نوں دو کر دیو'' (سی ڈی)۔

ڈاکٹر صاحب کی ان سب رافضیانہ باتوں کے ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں اور یہ ہیں وہ حقائق جن کی بناء پر انہیں رافضی کہا جا رہا ہے۔

(۸)۔ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں: ''پہلے اماموں پر بھی شیعہ ہونے کا فتویٰ لگا تھا کتابیں بھری پڑی ہیں، جن لوگوں کے دل محبت اہلِ بیت سے خالی تھے انہوں نے ہمیشہ محبت کرنے والوں کو شیعہ کہا۔ یہ ائمہ کا فیض ہے کہ مجھے بھی شیعہ کہا جا رہا ہے۔ جسے شیعہ نہ کہا گیا اس کے دل میں محبت اہل بیت میں کمی تھی۔ اہل سنت میں خارجیت کے جراثیم آ گئے ہیں'' (سی ڈی)۔

جواباً عرض ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں چالاکیاں نہیں چلتیں۔ آپکو محبت اہل بیت کی وجہ سے رافضی نہیں کہا گیا۔ آپکو رافضی ان کثیر وجوہات کی بناء پر کہا گیا ہے جنکی تفصیل آپ پڑھ چکے ہیں۔ آپکے پاس وہی پرانا رافضیوں والا طریقہ ہے کہ حب اہل بیت کیلئے توہین صحابہ کو ضروری سمجھا جائے۔

ڈاکٹر صاحب نے یا علی کا نعرہ لگانے والوں کو محبتِ اہلِ بیت سے خالی اور خارجیت کے جراثیم زدہ کہہ کر بہتانِ عظیم باندھا ہے اور نہایت عامیانہ فتویٰ بازی کی ہے۔ شاید قیامت کے دن

ڈاکٹر صاحب کو اس بات کا جواب دینا پڑے۔ سمجھ دار حضرات غور فرمائیں کہ اپنے استادوں سمیت صحیح العقیدہ اہلِ سنت کو محبت اہلِ بیت سے خالی اور خارجی جراثیم کہنے والا کون ہو سکتا ہے؟ بوجھو تو جانیں۔

اس سے قطع نظر کہ کتابیں بھری پڑی والی بات کہاں تک سچ ہے صرف یہ بتائیے کہ کیا ائمہ اربعہ کو شیعہ اس لیے کہا گیا تھا کہ انہوں نے صدیق اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کی روحانی افضلیت کا انکار کیا تھا؟

کیا ائمہ اربعہ کو اس لیے شیعہ کہا گیا تھا کہ انہوں نے سیدنا صدیق اکبر ﷛ کو محض سیاسی خلیفہ کہا تھا؟ اور سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ کو باطنی خلیفہ بلافصل کہا تھا؟ اپنی بیان کردہ ''بھری پڑی'' کتابوں میں دکھا دیجیے۔

کیا ائمہ اربعہ کو پوری امت کے مضبوط اور ذمہ دار علماء نے شیعہ کہا تھا؟ جبکہ ڈاکٹر صاحب کو خود صحیح العقیدہ اہلِ سنت، پوری ملتِ اسلامیہ کے جید ترین اور ذمہ دار علماء و مشائخ، یارسول اللہ اور یا علی کے نعرے لگانے والے اور یزید کو بدبخت سمجھنے والے صحیح العقیدہ اہلِ سنت رافضی کہہ اٹھے ہیں۔

کیا ائمہ اربعہ کو انکے اساتذہ نے شیعہ کہا تھا؟ جبکہ ڈاکٹر صاحب آپکو آپکے استاد مولانا عبدالرشید صاحب رضوی نے شیعہ کہا ہے اور توبہ کرنے کا حکم دیا ہے (ضربِ حیدری صفحہ ۵، ۹)۔

کیا ائمہ اربعہ نے شیعہ سنی بھائی بھائی کے نعرے لگائے تھے؟ دراصل جھگڑا خارجیت کا قرار دیا تھا؟ جبکہ ڈاکٹر صاحب نے ایسا کہا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ جسے شیعہ نہیں کہا گیا اس کی محبتِ اہلِ بیت میں کمی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے حضرت سیدنا غوثِ اعظم ﷛، امام بخاری، امام مسلم، امام غزالی، مجدد الفِ ثانی، پیر سیال اور بے شمار ائمہ و صوفیاء علیہم الرضوان کو محبتِ اہلِ بیت میں کمزور کہہ دیا ہے، اس لیے کہ ان تمام بزرگوں کو رافضی نہیں کہا گیا بلکہ بے شمار بزرگ رافضیت کی سر توڑ تردید کرتے رہے۔

اسی تقریر کے دوران ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ: سنیت کا سرٹیفکیٹ دینے والا ہم سے بڑا کائنات میں کوئی نہیں۔ حالانکہ سنیت کا سرٹیفکیٹ دینے والے خود نبی کریم ﷺ ہیں جنہوں نے صرف اہل بیت سے محبت کا حکم نہیں دیا بلکہ اہل بیت کے ساتھ تمام صحابہ سے محبت کا حکم دیا ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ نے سنیت کا سرٹیفکیٹ یوں دیا ہے کہ اے اللہ ہم سے بغض رکھنے والے پر بھی لعنت بھیج اور محبت میں غلو کرنے والے پر بھی لعنت بھیج۔ اور یہ بھی فرمایا کہ: جس نے مجھے ابو بکر اور عمر سے افضل کہا تو میں اسے اسی (۸۰) کوڑے ماروں گا۔ کیا ڈاکٹر صاحب حضور ﷺ اور

سیدنا علی المرتضیٰ سے بھی بڑھ کر سرٹیفیکیٹ دے سکتے ہیں؟

سنیت کا سرٹیفیکیٹ حضرت سیدنا انس بن مالک ﷺ نے دیا ہے، ان سے پوچھا گیا کہ اہل سنت وجماعت کی علامت کیا ہے؟ تو فرمایا: ان تحب الشیخین و لا تطعن الختنین و تمسح علی الخفین یعنی اہل سنت کی پہچان یہ ہے کہ ابوبکر وعمر سے محبت کرو اور عثمان وعلی پر طعن نہ کرو رضی اللہ عنہم (مرقاۃ جلد۲ صفحہ ۷۷)۔

سنیت کی پہچان امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے یہ بیان فرمائی ہے: تَفْضِیْلُ الشَّیْخَیْنِ وَمُحَبَّتُ الْخَتَنَیْنِ یعنی ابوبکر وعمر کو افضل سمجھنا اور عثمان وعلی سے محبت کرنا (شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۵۰)۔ ابوبکر وعمر کی افضلیت کا انکار کرنا اور انہیں صرف سیاسی خلیفہ قرار دینا رافضیت ہے جیسا کہ ڈاکٹر طاہر القادری نے السیف الجلی میں لکھا ہے اور عثمان وعلی میں سے کسی کو خاندان پرور کہنا خارجیت ہے جیسا کہ مودودی صاحب نے خلافت وملوکیت میں لکھا ہے۔ اور ان دونوں انتہا پسند غالیوں کے درمیان رہ کر شیخین کو افضل سمجھنا اور ختنین سے محبت کرنا سنیت ہے۔ اسکے علاوہ جو شخص بھی سنیت کی نئی تعریف تراشتا ہے وہ نبی کریم ﷺ، سیدنا علی المرتضیٰ اور امام اعظم ابوحنیفہ کا مدِ مقابل بنتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب جو سرٹیفیکیٹ اٹھائے پھرتے ہیں وہ عبداللہ بن سبا یہودی کا تیار کیا ہوا سرٹیفیکیٹ ہے۔ ابن سبا اگر محبت اہل بیت کا بہانہ بنائے تو ڈاکٹر صاحب کیا جواب دیں گے؟

ڈاکٹر صاحب نے امام شافعی علیہ الرحمہ کا مشہور شعر بے موقع پڑھ دیا ہے۔ امام شافعی رحمت اللہ علیہ کے تین شعر اس طرح اکٹھے موجود ہیں، شعروں کا ترجمہ ملاحظہ کیجیے:

جب ہم علی کی فضیلت بیان کرتے ہیں تو جاہل لوگ ہمیں رافضی کہتے ہیں، اور جب میں ابوبکر کی فضیلت بیان کرتا ہوں تو مجھ پر خارجی ہونے کا بہتان لگایا جاتا ہے، میں خارجی اور رافضی دونوں عقیدوں کو موت تک گلے لگائے رکھوں گا۔

فَلا زِلْتُ ذَا رَفْضٍ وَ نَصْبٍ كِلاهُمَا
بِحُبِّهِمَا حَتّٰى اُوَسَّدَ فِی الرَّمَلِ

(صواعق محرقہ صفحہ ۱۳۳)۔

واضح ہوگیا کہ امام شافعی علیہ الرحمہ کو نہ صرف رافضی کہا گیا بلکہ خارجی بھی کہا گیا۔ ڈاکٹر صاحب اپنی تقریر میں امام شافعی کا صرف ایک شعر پڑھ کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ یہ شعر امام شافعی کی "ہر کتاب" میں موجود ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

چلیے ہم آپکوایک دوسرے طریقے سے سمجھاتے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ امام شافعی کو رافضی کہا گیا مجھ پر انہی کا فیض ہے، لیکن جناب عالی اطلاعاً عرض ہے کہ آپ جیسے لوگوں نے مولا علی کو بھی خارجی کہا تھا (السنۃ للخلال: ۶۳۹)، اب بتایئے ہم پر مولا علی ﷛ کا فیض ہوا کہ نہیں؟

حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رافضی اہلِ سنت کو ناصبی اس لیے کہتے ہیں کہ اہلِ سنت امام کو جماعت کی رائے سے نصب کرتے ہیں (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۹۹)۔اہلِ سنت کو ناصبی کہنا رافضی کی علامت ہے (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۹۱)۔

(4)۔سیدنا صدیق اکبر ﷛ کی توہین

(۱)۔ڈاکٹر صاحب نے سیدنا صدیق اکبر کو صرف سیاسی خلیفہ قرار دیا ہے (القول المعتبر صفحہ ۱۰)۔ڈاکٹر صاحب کی یہ بات صدیقِ اکبر کی سراسر توہین ہے۔اگر یہی بات کوئی خارجی سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ کے بارے میں کہے تو ہم اسے خارجیت کہیں گے، تو بالکل اسی طرح ڈاکٹر صاحب کا مذکورہ بالا بیان بھی صدیق اکبر کی شان میں بدتمیزی ہے۔

(۲)۔ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ: پہلے خلیفہ راشد کو فاروقِ اعظم کی تجویز اور رائے عامہ کی اکثریت سے چنا گیا مگر پہلے امام ولایت سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ کے انتخاب میں کسی کی تجویز مطلوب ہوئی نہ کسی کی تائید (القول المعتبر صفحہ ۱۱)۔اس عبارت میں ڈاکٹر صاحب نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی واضح بے ادبی اور سبکی اختیار کی ہے۔

(۳)۔ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں: خلافت کا دائرہ فرش تک ہے اور ولایت کا دائرہ عرش تک ہے (القول المعتبر صفحہ ۱۱)۔اس عبارت میں ڈاکٹر صاحب نے جو موازنہ کیا ہے وہ سراسر گمراہی بے ادبی اور رافضیت کا شاہکار ہے۔

(5)۔اللہ کی مثلیت اور مصطفیٰ ﷺ کی مثلیت کا قول

ڈاکٹر صاحب حقیقتِ محمدیہ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اللہ کی مثل ہیں (CD)۔اپنے ماہنامہ میں لکھتے ہیں: کائناتِ نبوت میں اللہ کی مثلِ اعلیٰ مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے، کائناتِ ولایت میں حضور کی مثلِ اعلیٰ حضور غوث پاک کی ذات ہے (ماہنامہ منہاج القرآن مئی 2006ء صفحہ ۱۱)۔یہاں سیدنا علی ﷛ کو بھی پیچھے کر دیا ہے۔

(6)۔اجماعِ امت کا انکار

خارجی اور رافضی ہمیشہ اجماع کے منکر رہے ہیں جب کہ اہلِ سنت نے کبھی اس کا انکار نہیں کیا(مسلم الثبوت مع شرحہ فواتح الرحموت جلد۲ صفحہ۲۱۳)۔

داڑھی کی شرعی مقدار مٹھی ہے اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے اور علماء نے چھوٹی داڑھی والوں کو ہیجڑے اور مغرب زدہ قرار دیا ہے(فتح القدیر جلد۲ صفحہ۳۵۱، البحر الرائق جلد۲ صفحہ۴۹۰ طحطاوی صفحہ۶۸۱، شامی جلد۲ صفحہ۱۲۳)۔ڈاکٹر صاحب اس اجماع کے خلاف چل رہے ہیں۔

عورت کی نصف دیت پر جمیع امت اولین و آخرین کا اجماع ہے(کتاب الام جزء۶ جلد۳ صفحہ۱۱۷، تفسیر ابن جریر جزء۵ صفحہ۲۵۷، تفسیر قرطبی جلد۵ صفحہ۳۰۹، شرح نووی جلد۲ صفحہ۶۲)۔ مگر ڈاکٹر صاحب اس اجماع کے بھی منکر ہیں۔

رقص اور ڈانس کے حرام ہونے پر تمام علماء وصوفیاء کا اجماع ہے اور بعض نے اسے حلال سمجھنے کو کفر لکھا ہے(کشف المحجوب صفحہ۴۷۶، البزازیۃ علی ہامش الہندیہ جلد۶ صفحہ۳۴۹، شامی جلد۲ صفحہ۳۳۷)۔مگر ڈاکٹر صاحب پوری امت کے برعکس ڈانس کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔

صدیق اکبر کی افضلیت کے انکار کی تفصیل آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔

(7)۔ڈاکٹر صاحب کا آدھی حدیث نقل کرنا اور آدھی غائب

ڈاکٹر صاحب نے ترمذی شریف سے حدیث نقل کی ہے کہ حبشی رقص کر رہے تھے اور بچے انکے اردگرد رقص کر رہے تھے(ماہنامہ منہاج القرآن مارچ 2007 صفحہ۴۲)۔ڈاکٹر صاحب نے یہ حدیث نقل کر کے ڈانس ثابت کیا۔حالانکہ اس حدیث میں ایک حبشی لڑکی بات ہو رہی ہے اور بچے محض پاس کھڑے دیکھ رہے تھے۔پھر اسکے اگلے الفاظ یہ ہیں کہ اوپر سے حضرت عمر فاروق آ گئے ،انہیں دیکھ کر سب لوگ بھاگ گئے ،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عمر کو دیکھ کر انسانی اور جناتی شیاطین بھاگ گئے ہیں“(ترمذی حدیث نمبر۳۶۹۱)۔یہی حدیث ڈاکٹر صاحب نے نسائی کے حوالے سے بھی اسی طرح ادھوری نقل کی ہے۔کون غیرت مند ہے جو ہم سے ناراض ہونے کی بجائے ڈاکٹر صاحب کا محاسبہ کرے؟

ڈاکٹر صاحب ایک حدیث نقل کرتے ہیں:عن انس قال لما قدم النبی ﷺ المدینة لعبت الحبشة فرحا لعبوا بحرابهم حضرت انس سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ

مدینہ آئے تو حبشیوں نے اس خوشی میں کھیل پیش کیا اور رقص کیا یعنی رسول اللہ ﷺ کی آمد پر استقبال کے لیے رقص کیا (ماہنامہ منہاج القرآن مارچ 2007 صفحہ 45)۔

غور فرمائیے، حدیث شریف میں رقص نہیں بلکہ لعب یعنی کھیل کا لفظ تھا مگر ڈاکٹر صاحب نے اسے رقص بنا ڈالا اور حدیث شریف میں حراب یعنی نیزوں کا لفظ تھا مگر ڈاکٹر صاحب نے اس لفظ کا ترجمہ نہیں کیا تا کہ نیزوں کا لفظ کھیل کو رقص بنانے میں رکاوٹ نہ بنے۔

ڈاکٹر صاحب زفن کا معنی رقص ثابت کرنے کے لیے امام نووی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ یزفنون ھذا کان یزفنون فی یوم العید معناہ یرقصون (ماہنامہ مذکور صفحہ 41)۔

حالانکہ اس عبارت کے فوراً بعد امام نووی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: علماء نے اس لفظ سے اسلحہ سمیت اچھلنے اور نیزوں کے ساتھ کھیلنا مراد لیا ہے، اس لیے کہ بڑی بڑی روایات میں حبشیوں کا کھیل نیزوں کے ہمراہ بیان ہوا ہے، لہٰذا اس لفظ کا ترجمہ کرتے وقت تمام روایات کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے (شرح نووی علی مسلم جلد ا صفحہ ۲۹۲)۔

(8)۔ڈرامہ بازیاں اور بلند بانگ دعوے

ڈاکٹر صاحب کا طریقہ واردات بہت سی ڈرامہ بازیوں پر مشتمل ہے۔

(۱)۔ ملک کے علماء اور مشائخ کے پاس ڈاکٹر صاحب اپنے ساتھیوں کو دعوت دینے کے لیے بھیج دیتے ہیں، جو نہ صرف دعوت دیتے ہیں بلکہ منت سماجت اور ٹرانسپورٹ کی پیش کش تک کر دیتے ہیں۔ جب یہ بزرگ اخلاقی طور پر مجبور ہو کر ان کے ہاں چلے جاتے ہیں تو ماہنامہ منہاج القرآن میں اس خبر کو اس انداز سے پیش کیا جاتا ہے جیسے علماء اور مشائخ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم پر متحد ہونے اور ڈاکٹر صاحب سے فیضیاب ہونے کے لیے گئے ہوں۔ لیکن اب صورتِ حال مختلف ہوتی جا رہی ہے۔ بہت سے مشائخ اور علماء نے اس ڈرامہ بازی کو بھانپ لیا ہے اور امتِ مسلمہ پر پڑنے والے منفی اثرات پر نظر رکھتے ہوئے محتاط ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ان کی تازہ ترین مشائخ کانفرنس میں مشائخ کو شامل کرتے وقت انہیں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

(۲)۔ جناب کی عادت ہے کہ دوسروں کی تحقیق کو اپنے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں جیسے امام اعظم علیہ الرحمہ کی مرویات کیلئے ثنائیات اور وحدانیات کی اصطلاح وضع کرنیکا دعویٰ۔ بعض اوقات یوں بھی فرماتے ہیں کہ میں جو بات کر رہا ہوں یہ آپکو کتابوں میں نہیں ملے گی۔ ظاہر ہے جو بات دینی کتابوں سے ثابت نہ ہو وہ بے دینی ہی ہوگی اور ہمیں آنجناب سے بے دینی پھیلانے کا ہی شکوہ ہے۔

(۳)۔ جناب نے ایک دعویٰ یہ بھی فرمایا ہے کہ لوگ سن کر داڑھیاں رکھتے ہیں جبکہ ہم نے حضور کو دیکھ کر داڑھی رکھی ہے۔ اس دعویٰ شریفہ میں آنجناب نے دوسرے بڑے بڑے مشائخ اور کامل اولیائے کرام کے علاوہ اپنے مرشد پاک کو بھی صرف سن کر داڑھیاں رکھنے والوں میں شمار فرمایا ہے، اس لیے کہ ان کی داڑھی مبارک بھی پروفیسری نہیں بلکہ مٹھی بھر تھی۔

(۴)۔ آپ سب سے پہلے پروفیسر تھے، پھر قائدِ انقلاب ہوئے، اب شیخ الاسلامی کا دعویٰ ہے۔

(۵)۔ کتاب ''متنازعہ ترین شخصیت'' میں مفتی محمد خان صاحب قادری سابق پرنسپل جامعہ منہاج القرآن کا انٹرویو موجود ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کے نام سے چھپنے والا اکثر علمی مواد دوسروں کا لکھا ہوا ہے، گستاخِ رسول کی سزا کا سارا مسودہ میں نے خود تیار کیا اور ایسے ایسے حوالے دیے کہ شاید ڈاکٹر صاحب کو بھی ان کا علم نہ ہو، اب بھی بہت سے مخلص لوگ ادارہ منہاج القرآن میں پھنسے ہوئے ہیں اور مجبور ہو کر کام کر رہے ہیں (متنازعہ ترین شخصیت صفحہ ۳۱۱)۔

مفتی محمد خان صاحب کے اس بیان کو ہمارے وہ دوست ذرا غور سے پڑھیں جو ڈاکٹر صاحب کی وکالت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے بڑا کام کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے جتنا کام کیا ہے اس سے بہت زیادہ نقصان کیا ہے۔

(9)۔ طاہر القادری صاحب کے استاد بھی ان کے مخالف

ڈاکٹر صاحب کے خلاف انکے استاد حضرت علامہ غزالیٔ دوراں سید احمد سعید شاہ کاظمی قدس سرہ نے بھی کتاب لکھی جسکا نام عورت کی دیت ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے دوسرے استاد حضرت علامہ عبدالرشید صاحب جھنگوی آج بھی زندہ موجود ہیں انہوں نے ضربِ حیدری پر نہایت دلنشین تقریظ لکھی ہے اور ڈاکٹر صاحب کو توبہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ پاکستان میں ڈاکٹر صاحب کے یہی ٹوٹل دو استاد ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے نزدیک ان کے استاد کا دل محبتِ اہلِ بیت سے خالی ہے۔

(10)۔ کیا ساری دنیا حاسد ہے؟

ڈاکٹر صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ایک آسان سا سبق یاد کر رکھا ہے کہ جو بھی ان کے خلاف آواز اٹھائے بلکہ جو بھی ان کی عظمت کا اعتراف نہ کرے وہ حاسد ہے۔

حضرت علامہ استاذ العلماء عطا محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ڈاکٹر صاحب کے خلاف دیت المرأۃ لکھی ہے کیا یہ بھی حسد تھا؟ ڈاکٹر صاحب کے اپنے خاص الخاص تحریکی ساتھی،

اخبار کے ایڈیٹرز، جامعہ کے پرنسپل اور ماہنامہ کے ایڈیٹر سب کے سب انہیں داغِ مفارقت دے گئے۔ کیا یہ سب حاسد تھے؟

ان کے خلاف بے شمار علماء کتابیں، رسالے اور اشتہار تک لکھ چکے ہیں، کیا یہ سب حسد ہی حسد ہے؟ اسلام میں عورت کی دیت، دیت المراۃ، الفتنۃ الجدیدۃ، پروفیسر کا علمی و تحقیقی جائزہ، حاشیہ الفضل الموہبی، جواب الجواب، خطرہ کی گھنٹی، الہاماتِ شیطانی، خوابوں کا شہزادہ، عظیم فتنہ، دوسرا مودودی آ گیا، علمی و تحقیقی جائزہ، نیا فتنہ، سنیو ہوشیار رہنا مودودی آ گیا، اسلام اور وائرسِ مسیحیت، مکتوب بخدمت عہدیداران وارا کین و وابستگان تحریک منہاج القرآن پاکستان، مکتوب بنام اہلِ سنت، اشتہار "بانیٔ تحریک منہاج القرآن پر ایک منصفانہ نظر"۔

بعض کتابوں کے نام ہی میں طاہر کا لفظ موجود ہے۔ مثلاً فتنہ طاہری کی حقیقت، تہتر فرقے اور طاہر القادری، علمی گرفت پروفیسر طاہر القادری۔ حتیٰ کہ محمد نواز کھرل کی کتاب "متنازعہ ترین شخصیت" میں جناب ڈاکٹر صاحب کو طاہر القادری کی بجائے بظاہر القادری لکھا ہے اور ڈاکٹر صاحب کی موٹی سی تصویر کتاب کی بیرونی جلد پر چھاپی ہے۔

مولانا مفتی وقار الدین صاحب علیہ الرحمہ نے تو ڈاکٹر صاحب پر وقار الفتاویٰ میں کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ میں آئے دن ڈاکٹر صاحب کی خبر لی جاتی ہے حتیٰ کہ اکتوبر 2008ء کے شمارہ کے آخری صفحہ پر "منہاج القرآن نہیں، منہاج الشیطان ہے" کے الفاظ چھپ چکے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے خلاف ایک کتاب ضربِ حیدری لکھی گئی ہے جس پر کثیر التعداد علماء نے زبردست تقاریظ لکھی ہیں جن میں ڈاکٹر صاحب کے استاد حضرت مولانا عبدالرشید صاحب رضوی دامت برکاتہم بھی شامل ہیں۔ کیا ان میں سے کسی کے دل میں خدا کا خوف نہیں تھا؟

اس میں کوئی شک نہیں پوری امت ایک طرف ہے اور ڈاکٹر صاحب دوسری طرف۔ ہمارا مشورہ یہ ہے کہ پوری امت کو حاسد کہنے کی بجائے آپ لوگ صرف ایک شخص سے جان چھڑا لیجیے۔ واللہ یہی راستہ آسان بھی ہے اور حق بھی۔

(11)۔تفرقہ بازی اور فتنہ انگیزی

ڈاکٹر صاحب اعتدال اور لبرل ازم کا دعویٰ کرتے ہیں مگر خود ٹھیک ٹھاک فتنہ باز اور شرارتی ہیں۔ ایک وقت تھا کہ ڈاکٹر صاحب فرقہ پرستی کے خاتمے پر کتابیں لکھتے تھے مگر آج کل خود فرقہ پرستی میں مکمل طور پر ملوث ہو چکے ہیں۔ کبھی طالبان کے خلاف لکھتے ہیں، کبھی خود صحیح العقیدہ اہل سنت کو

خارجی جراثیم والا کہتے ہیں، کبھی صحابہ کی تنقیص کرنے کیلئے حبِ علی کا بہانہ کرتے ہیں۔اب تو انکے ماہنامے میں بھی سرعام فرقہ پرستی جاری ہو چکی ہے۔انکی فتنہ انگیزیوں کے چند ثبوت ملاحظہ کیجیے:

(۱)۔ڈاکٹر صاحب کا چھوٹی داڑھی کے جواز پر تقریر کرنا اور بڑی داڑھی پر جگہ جگہ اپنے خطابات کے دوران اپنی ناف پر ہاتھ لگا کر لمبی داڑھی کا مذاق اڑانا ان کے غیر سنجیدہ اور اندر سے شرارتی آدمی ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

(۲)۔آج کل ڈاکٹر صاحب کا سیدنا صدیق اکبر کو محض سیاسی خلیفہ کہنا رافضیت کے علاوہ شرارت کی انتہا ہے۔کسی بھی جھگڑا ختم کرنے والے پر یہ سوچنا لازم ہوتا ہے کہ کہیں اس کی اپنی وجہ سے کوئی نیا جھگڑا نہ کھڑا ہو جائے۔

پچھلے دنوں ہمارے استاد صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو "بظاہر القادری" قرار دیا تو ڈاکٹر صاحب کے ساتھی بہت سیخ پا ہوئے۔لیکن ہم ایک دیانت دارانہ محاکمہ کرتے ہیں کہ اگر طاہر القادری کو بظاہر القادری کہنا گستاخی ہے تو پھر صدیق اکبر کو صرف ظاہری خلیفہ کہنا کیوں بے ادبی نہیں؟ یہ سوال نہیں ایک زلزلہ ہے، اسلیے کہ ہم کسی رافضی کو صدیق اکبر کے کتوں کے برابر بھی نہیں سمجھتے۔اسکا جواب دینے کیلئے ایمان کی سلامتی اور غیرت اسلامی شرط ہے۔

(۳)۔اس کے علاوہ دیت کا مسئلہ ڈاکٹر صاحب نے خود خواہ مخواہ کھڑا کیا تھا۔

(۴)۔ڈاکٹر صاحب کے پیروکار یہودیوں، عیسائیوں، قادیانیوں، گستاخانِ رسول اور گستاخانِ صحابہ کے معاملے میں نہایت وسیع القلب اور ان سے ہم آہنگ ہیں۔لیکن ڈاکٹر صاحب کا گستاخ ان سے برداشت نہیں ہوتا اور قرآن وسنت کا جواب لڑائی سے دیتے ہیں۔نیز ڈاکٹر صاحب کے خلاف مضبوط ترین باتوں پر غور کر کے اپنا ایمان بچانے کی بجائے الٹا لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ہم علمائے حق سے پوچھتے ہیں: کیا کسی کے خوف سے کلمہ حق بلند کرنا چھوڑ دیا جائے گا؟

(۵)۔بلکہ خود ڈاکٹر صاحب کا فرمان ہے کہ جو ملاں ملوانان شیعہ اور سنی کو دو کرے اسے دو کر دو (سی ڈی)۔ڈاکٹر صاحب کا یہ جملہ شرارت ہے اور اس میں لوگوں کو آپس میں لڑانے کی ترغیب دی گئی ہے۔نیز ہم پوچھتے ہیں کیا حضور غوث اعظم، حضرت مجدد الف ثانی، امام اہل سنت اعلیٰ حضرت بریلوی اور حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی اور بے شمار اولیائے کرام علیہم الرحمۃ جنہوں نے شیعہ کی سخت تردید فرمائی کیا انہیں دو کر دیا جانا چاہیے تھا؟ ڈاکٹر صاحب کا یہ بیان حضور ﷺ کی امت کے لیے سخت اذیت کا باعث ہے۔

ڈاکٹر صاحب بعض اوقات بظاہر خوارج کی تردید کا بہانہ کرتے ہیں اور دراصل اپنی رافضیت کو پروان چڑھا رہے ہوتے ہیں لیکن تاڑنے والے اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ حبِ علی اور بغضِ معاویہ میں کیا فرق ہے؟

(۶)۔ ماہنامہ منہاج القرآن جون 2010ء میں ایک صحیح العقیدہ سنی خطیب کو "گلوکار" قرار دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک شرارت ہے۔ پھر اس خطیب پر یہ الزام دیا ہے کہ اس نے بے موقع صدیق اکبر کی شان بیان کردی۔ ہم پوچھتے ہیں کہ صدیق اکبر کی شان بر موقع ہو تو پھر کیا؟ اور اگر بے موقع ہو تو پھر کیا؟ اگر آپ رافضی نہیں تو صدیق اکبر کی شان آپ کو کیوں چبھی؟ کہاں گیا وہ اعتدال؟ کہاں گئی وہ ہم آہنگی؟ جب کرسمس بھی برداشت ہے بلکہ اس پر تمہارا ایمان ہے تو پھر صرف صدیق اکبر کی شان پر اعتراض کیوں؟

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں واضح ہو گیا کہ جناب ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے عقائد اور نظریات اسلامی تعلیمات سے متصادم ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا اہل سنت سے کوئی تعلق نہیں۔

وما علینا الا البلاغ

ـ: اعلانِ عام :ـ

اس تحریر کے جملہ حقوق معاف ہیں، ہر صحیح العقیدہ سنی اسے چھاپ سکتا ہے، بلکہ ہم تمام اہل اسلام سے درخواست کرتے ہیں کہ اسے چھاپ کر زیادہ سے زیادہ تقسیم کریں اور اللہ کریم جل شانہ کی بارگاہ سے اجرِ عظیم پائیں۔

☆......☆......☆